روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 14 نومبر 2012ء 28 ذوالحج 1433 ہجری 14 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 263

جب تک بندہ بھائی کی مدد کرتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکالیف میں اس کی کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو کسی تکلیف زدہ تنگدست کیلئے سہولت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا و آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ بندہ کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن حدیث نمبر4867)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں۔

آپ غرباء اور مساکین پر ایسے مہربان تھے کہ یہ عاجز بیان نہیں کرسکتا۔ ایک مرتبہ ایک لنگڑا فقیر آیا وہ نمازی تھا۔ اس کے واسطے خود کھانا لائے۔ پانی لائے۔ اچھی طرح کھانا کھلا کر فرمایا کہ شاہ (یہ اس فقیر کا نام تھا) آپ نے وضو کرنا ہے میں آپ کے لئے پانی گرم کر کے لادوں اور تہجد کے واسطے بھی گرم پانی لادوں گا۔ اس وقت بھی آپ کے پاس کچھ نہ کچھ مہمان رہتے تھے اور اس طرح پر گویا ابتدائی حالت میں لنگر جاری تھا۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی اور غرباپروری کا انداز بالکل انوکھا اور بے نظیر ہے ہر شخص جو فطرت سلیم لے کر آپ کے حالات زندگی پر غور کرے گا تو اسے یہ دیکھ کر ایک بصیرت افروز ایمان حاصل ہوگا کہ باوجود یکہ یہ شخص ایک ممتاز اور نسلاً بعد نسلٍ واجب الاحترام خاندان کا ممبر ہے۔ لیکن غربا پروری، مسکین نوازی اور مہمان نوازی میں اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کی زندگی میں ایک دو نہیں بیشمار واقعات ایسے ہیں کہ آپ نے اپنا کھانا بھی حاجتمندوں کو دے دیا ہے اور آپ صرف اس خوشی اور مسرت میں شکم سیر رہے کہ خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کی ہے اور عملاً آپ نے دکھا دیا کہ فی الحقیقت انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے زندہ رہتا ہے۔ (الحکم قادیان 7راگست 1934ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے بارے میں فرماتے ہیں:

اب ذرا غریبوں اور سائلوں پر شفقت کا حال بھی سن لیجئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرالئے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت اپنے کمرے میں کام کر رہے تھے شور سن کر باہر تشریف لائے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا۔ فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کردو اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔ (سیرت طیبہ ص71)

مکرم منظور احمد صاحب آف کوئٹہ کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب جماعت کو افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کو مورخہ 11 نومبر 2012ء کو صبح 8 بجکر 10 منٹ پر جبکہ آپ گھر سے اپنی دکان پر جا رہے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کردی جس سے آپ موقع پر ہی بعمر 33 سال راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

مورخہ 11 نومبر 2012ء کو بعد نماز ظہر مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پشین سٹاپ شہباز ٹاؤن قبرستان میں پڑھائی جس کے بعد اڑھائی بجے دوپہر لواحقین کا قافلہ میت لے کر ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور 12 نومبر 2012ء کو صبح 8 بجے یہ قافلہ دارالضیافت پہنچا۔ جہاں احباب نے اپنے مرحوم بھائی کا آخری دیدار کیا۔ اسی روز 11 بجے دن احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

باقی صفحہ 8 پر

ولادت باسعادت

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب واقف زندگی ابن حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب مقیم ہالینڈ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 نومبر 2012ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرزا منور احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ بچہ اپنے بزرگوں کی دعاؤں کا مصداق ہو اور ان دعاؤں کا حق ادا کرنے والا ہو۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 9

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات کے بعد تبلیغ میں رُکاوٹیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر طائف

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اب ابوطالب کے مصالحانہ اثر سے محروم ہو گئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو زندگی کی ساتھی حضرت خدیجہؓ بھی آپ سے جدا ہو گئیں۔ ان دونوں کی وفات سے طبعی طور پر ان لوگوں کی ہمدردیاں بھی آپ سے اور آپ کے صحابہؓ سے کم ہوگئیں جو ان کے تعلقات کی وجہ سے ظالموں کو ظلم سے روکتے رہتے تھے۔ ابوطالب کی وفات کے تازہ صدمہ کی وجہ سے اور ابوطالب کی وصیت کی وجہ سے چند دن آپ کے شدید دشمن اور ابوطالب کے چھوٹے بھائی ابولہب نے آپ کا ساتھ دیا۔ لیکن جب مکہ والوں نے اس کے جذبات کو یہ کہہ کر اُبھارا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو تمام اُن لوگوں کو جو توحید الٰہی کے قائل نہیں مجرم اور قابل سزا سمجھتا ہے تو اپنے آباء کی غیرت کے جوش میں ابولہب نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا اور عہد کیا کہ وہ آئندہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کی مخالفت کرے گا۔ محصوری کی زندگی کی وجہ سے چونکہ تین سال تک لوگ اپنے رشتہ داروں سے جدا رہے تھے اس لئے تعلقات میں ایک سردی پیدا ہوگئی تھی۔ مکہ والے مسلمانوں سے قطع کلامی کے عادی ہو چکے تھے اِس لئے تبلیغ کا میدان محدود ہو گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حالت دیکھی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ وہ مکہ کی بجائے طائف کے لوگوں کو جا کر اسلام کی دعوت دیں۔ آپ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ مکہ والوں کی مخالفت نے اِس ارادہ کو اَور بھی مضبوط کر دیا۔ اوّل تو مکہ والے بات سنتے ہی نہیں تھے دوسرے اب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گلیوں میں چلنے ہی نہ دیتے۔ جب آپ باہر نکلتے آپ کے سر پر مٹی پھینکی جاتی تا کہ آپ لوگوں سے مل ہی نہ سکیں۔ ایک دفعہ اسی حالت میں واپس لوٹے تو آپ کی ایک بیٹی آپ کے سر پر مٹی ہٹاتے ہوئے رونے لگی۔ آپ نے فرمایا او میری بچی! رو نہیں کیونکہ یقیناً خدا تمہارے باپ کے ساتھ ہے۔

آپؐ تکالیف سے گھبراتے نہ تھے، لیکن مشکل یہ تھی کہ لوگ بات سننے کو تیار نہ تھے۔ جہاں تک تکالیف کا سوال ہے آپ اُن کو ضروری سمجھتے تھے بلکہ آپ کے لئے سب سے زیادہ تکلیف کا دن تو وہ ہوتا تھا جب کوئی شخص آپ کو تکلیف نہیں دیتا تھا۔ لکھا ہے کہ ایک دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی گلیوں میں تبلیغ کے لئے نکلے مگر اُس دن کسی منصوبہ کے تحت کسی شخص نے آپ سے کلام نہ کیا اور نہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف دی نہ کسی غلام نے نہ کسی آزاد نے۔ تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدمہ اور غم سے خاموش لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا جاؤ اور اپنی قوم کو پھر اور پھر اور پھر ہوشیار کرو اور ان کی عدمِ توجہی کی پرواہ نہ کرو۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات گراں نہ گزرتی تھی کہ لوگ آپ کو دکھ دیتے تھے لیکن خدا کا نبی جو دنیا کو ہدایت دینے کے لئے مبعوث ہوا تھا وہ اس بات کو کب برداشت کر سکتا تھا کہ لوگ اُس سے بات ہی نہ کریں اور اس کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہ ہوں۔ ایسی بیکار زندگی اس کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔ پس آپ نے پختہ فیصلہ کر لیا کہ اب آپ طائف کی طرف جائیں گے اور طائف کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں گے اور خدا تعالیٰ کے نبیوں کے لیے یہی مقدر ہوتا ہے کہ وہ اِدھر سے اُدھر مختلف قوموں کو مخاطب کرتے پھریں۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا، کبھی وہ آلِ فرعون سے مخاطب ہوا تو کبھی آلِ اسحاق سے اور کبھی مدین کے لوگوں سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی تبلیغ کے شوق میں کبھی جلیل کے لوگوں، کبھی یردن پار کے لوگوں، کبھی یروشلم کے لوگوں اور کبھی اور دوسرے لوگوں کو مخاطب کرنا پڑا۔ جب مکہ کے لوگوں نے باتیں سننے سے ہی انکار کر دیا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ مارو اور پیٹو مگر بات بالکل نہ سنو، تو آپ نے طائف کی طرف رُخ کیا۔ طائف مکہ سے کوئی ساٹھ میل کے قریب جنوب مشرق کی طرف ایک شہر ہے جو اپنے پھلوں اور اپنی زراعت کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ شہر بت پرستی میں مکہ والوں سے کم نہ تھا۔ خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کے سِوا لات نامی ایک مشہور بت طائف کی اہمیت کا موجب تھا جس کی زیارت کیلئے عرب کے لوگ دُور دُور سے آتے تھے۔ طائف کے لوگوں کی مکہ سے بہت رشتہ داریاں بھی تھیں اور طائف اور مکہ کے درمیان کی سرسبز مقامات میں مکہ والوں کی جائدادیں بھی تھیں۔ جب آپ طائف پہنچے تو وہاں کے رؤساء آپ سے ملنے کے لئے آنے شروع ہوئے لیکن کوئی شخص حق کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوا۔ عوام الناس نے بھی اپنے رؤساء کی اتباع کی اور خدا کے پیغام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ دنیا داروں کی نگاہ میں بے سامان اور بے مددگار نبی حقیر ہی ہوا کرتا ہے وہ تو اسلحہ اور فوجوں کی آواز سننا جانتے ہیں آپ کی نسبت باتیں تو پہنچ ہی چکی تھیں جب آپ طائف پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بجائے اس کے کہ آپ کے ساتھ کوئی فوج اور جتھا ہوتا آپ صرف زیدہی کی ہمراہی میں طائف کے مشہور حصوں میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں تو دل کے اندھوں نے اپنے سامنے خدا کا نبی نہیں بلکہ ایک حقیر اور دھتکارا ہوا انسان پایا اور سمجھے کہ شاید اِس کو دکھ دینا اور تکلیف پہنچانا قوم کے رؤساء کی نظروں میں ہم کو معزز کر دے گا۔ وہ ایک دن جمع ہوئے، کتے انہوں نے اپنے ساتھ لئے، لڑکوں کو اُکسایا اور پتھروں سے اپنی جھولیاں بھر لیں اور بیدردی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھراؤ کرنا شروع کیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر سے دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے۔ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے اور زیدؓ آپ کو بچاتے ہوئے سخت زخمی ہوئے مگر ظالموں کا دل ٹھنڈا نہ ہوا وہ آپ کے پیچھے چلتے گئے اور چلتے گئے جب تک شہر سے کئی میل دُور کی پہاڑیوں تک آپ نہ پہنچ گئے اُنہوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ جب یہ لوگ آپ کا پیچھا کر رہے تھے تو آپ اِس ڈر سے کہ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نہ بھڑک اُٹھے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتے اور نہایت الحاح سے دعا کرتے۔ الٰہی! اِن لوگوں کو معاف کر کہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔

زخمی، تھکے ہوئے اور دنیا کے لوگوں کی طرف سے دھتکارے ہوئے آپ ایک انگورستان کے سایہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ یہ انگورستان مکہ کے دو سرداروں کا تھا۔ یہ سردار اُس وقت اِس انگورستان میں تھے پُرانے اور شدید دشمن جنہوں نے دس سال تک آپ کی مخالفت میں اپنی زندگی گزاری تھی شاید اُس وقت اِس بات سے متأثر ہو گئے کہ ایک مکہ کے آدمی کو طائف کے لوگوں نے زخمی کیا ہے یا شاید وہ گھڑی ایسی گھڑی تھی جب نیکی کا بیج اُن کے دلوں میں سر اُٹھا رہا تھا اُنہوں نے ایک تھال انگوروں کا بھرا اور اپنے غلام عداس کو کہا کہ جاؤ اور اِن مسافروں کو اسے دو۔ عداس نینوا کا رہنے والا ایک عیسائی تھا۔ جب اُس نے یہ انگور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے اور آپ نے یہ کہتے ہوئے اُن انگوروں کو لیا کہ خدا کے نام پر جو بے انتہاء کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے میں یہ لیتا ہوں تو عیسائیت کی یاد اُس کے دل میں پھر تازہ ہوگئی۔ اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے سامنے خدا کا ایک نبی بیٹھا ہے جو اسرائیلی نبیوں کی سی زبان میں باتیں کرتا ہے۔ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ جب اُس نے کہا نینوا کا۔ تو آپ نے فرمایا وہ نیک انسان یونس جو متی کا بیٹا تھا اور نینوا کا باشندہ وہ میری طرح خدا کا ایک نبی تھا۔ پھر آپ نے اُس کو اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ عداس کی حیرانی چند ہی لمحوں میں تعجب سے بدل گئی۔ تعجب ایمان میں تبدیل ہو گیا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اجنبی غلام آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گیا اور آپ کے سر اور ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے لگا۔ عداس کی باتوں سے فارغ ہو کر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف مخاطب ہوئے اور آپ نے خدا سے یوں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَ ھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی بَعِیْدٍ یَتَجَھَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی عَدُوٍّ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ بِکَ عَلَیَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنْ عَافِیَتُکَ ھِیَ اَوْسَعُ لِیْ۔ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ اَنْ تُنَزِّلَ بِیْ غَضَبَکَ اَوْیَحِلَّ عَلَیَّ سَخَطُکَ لَکَ الْعُقْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ

یعنی اے میرے ربّ! میں تیرے ہی پاس اپنی کمزوریوں اور اپنے سامانوں کی کمی اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہونے کی شکایت کرتا ہوں۔ لیکن تو غریبوں اور کمزوروں کا خدا ہے اور تو میرا بھی خدا ہے تو مجھے کس کے ہاتھوں میں چھوڑے گا۔ کیا اجنبیوں کے ہاتھوں میں جو مجھے اِدھر اُدھر دھکیلتے پھریں گے یا اُس دشمن کے ہاتھ میں جو میرے وطن میں مجھ پر غالب ہے۔ اگر تیرا غضب مجھ پر نہیں تو مجھے اِن دشمنوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ تیرا رحم میرے ساتھ ہے اور تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیرے چہرہ کی روشنی میں پناہ چاہتا ہوں۔ یہ تیرا ہی کام ہے کہ تو تاریکی کو دنیا سے بھگا دے اور اِس دنیا اور اگلی دنیا میں امن بخشے۔ تیرا غصہ اور تیری غیرت مجھ پر نہ بھڑکیں۔ تو اگر ناراض بھی ہوتا ہے تو اس لئے کہ پھر خوشی کا اظہار کرے اور تیرے سوا کوئی حقیقی طاقت اور کوئی حقیقی پناہ کی جگہ نہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

نبی کریمؐ کا حسن مزاح اور بے تکلفی

انسان کی سچی خوشی اور خوشحالی اپنے خالق و مالک کے ساتھ ربط و تعلق اور راضی برضاء الٰہی رہنے میں ہے۔ خدا سے کامل تعلق پیدا کرنے والوں کو ''نفس مطمئنّہ'' کا مقام عطا ہوتا ہے۔ ایمانی و عملی استقامت کے نتیجہ میں ایسے لوگ ملائکہ کی یہ تسکین آمیز آواز سنتے ہیں کہ ''ڈرو نہیں اور خوف نہ کھاؤ بلکہ اُس جنت کی بشارت پاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (سورۃ حمٓ السجدہ:21)

ان مومنوں کی یہی دنیا جنت بن جاتی ہے اور الٰہی بشارتوں اور خوشخبریوں کا ایک سلسلہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس پر انہیں کامل ایمان ہوتا ہے۔

(سورۃ یونس:63-64)

اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور رحم پر وہ بجا طور پر خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ اس پر انہیں خوش ہونا چاہئے۔ (سورۃ یونس:59)

رسول کریمؐ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا حال بھی عجیب ہے کہ جب اسے کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ بخوشی صبر کرتا اور خدا سے اجر پاتا ہے۔ اور جب اسے انعام ملے تو شکر کرتا ہے اور اس کا بھی اجر پاتا ہے۔ گویا مومن ہر حال میں خوش اور راضی برضا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سچی خوشی اور خوش طبعی نہ صرف انسان کے صحت مند جسم و ذہن اور اعلیٰ ذوق کی علامت ہے بلکہ اس کے ایمان کی نشانی بھی بن جاتی ہے۔

ہمارے نبی کریمؐ سے بڑھ کر کون ہے جسے مقام رضا نصیب ہوا ہو۔ آپؐ ہمیشہ خوش رہتے، مسکرانا آپؐ کی عادت تھی۔ اپنے صحابہ کو بھی تلقین فرماتے تھے کہ کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے پیش آنے کی نیکی ہو۔

(مسلم کتاب الاداب باب استحباب طلاقة الوجه)

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ سب لوگوں سے بڑھ کر مسکرانے والے اور سب سے زیادہ عمدہ طبیعت کے تھے۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ پر جب وحی آتی یا جب آپؐ وعظ فرماتے تو آپؐ ایک ایسی قوم کے ڈرانے والے معلوم ہوتے جس پر عذاب آنے والا ہو مگر آپؐ کی عمومی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ سب سے زیادہ مسکراتا ہوا حسین چہرہ آپؐ کا ہوتا تھا۔

(مجمع الزوائد جلد9ص17)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ اللہ گھر میں ہمیشہ خوش اور ہنستے مسکراتے وقت گزارتے تھے۔

(شرح مواهب اللدنيه للزرقانی جلد 4 ص253)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن مزاح بہت لطیف تھی۔ آپؐ صاف ستھرا اور سچا مذاق کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں مذاق میں بھی جھوٹ نہیں کہتا۔

(ترمذی کتاب البرو الصلة باب ماجاء المزاح)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ بہت مزاح کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سچے مزاح کرنے والے پر ناراض نہیں ہوتا۔

(جامع الكبير للسيوطی ص142)

صحابہ رسولؐ بیان کرتے تھے کہ نبی کریمؐ ہماری مجلس میں آکر بیٹھ جاتے تھے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم ہنسی خوشی بیٹھے ہوں اور آپؐ نے کوئی مایوسی یا غم والی بات کردی ہو۔ آپؐ ہمارے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے تھے اور خوش ہوتے تھے، لطیفے وغیرہ سنتے اور سناتے تھے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب تبسمه)

حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ سو سے زیادہ مجالس میں فیض صحبت پایا۔ آپؐ کے اصحاب آپؐ کے سامنے اعلیٰ اشعار اور جاہلیت کی دیگر متفرق باتیں بیان کرتے۔ رسولؐ اللہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے اور بسا اوقات آپؐ بھی تبسّم فرماتے۔

(ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی انشادالشعر)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے تھے کہ رسولؐ اللہ کی مجالس میں جب ہم دنیاداری کی باتوں کا ذکر کرتے تو آپؐ ہمارے ساتھ اس میں شریک ہوتے۔ جب ہم کھانے وغیرہ کی باتیں کرتے تو اس میں بھی حصّہ لیتے۔

(دلائل النبوة للبيهقی جلد1 ص324 مطبوعه بيروت)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ رسولؐ اللہ کیسا مذاق کرتے تھے؟ انہوں نے مثال دی کہ مثلاً ایک دفعہ ایک زوجہ محترمہ کو ایک کپڑا اوڑھا کر فرمایا اللہ کی حمد وثناء کرو اور دلہنوں کی طرح اپنا دامن گھسیٹ کر چلو۔

(کنزالعمال جلد4ص43مطبوعه بيروت)

رسول کریمؐ کے مزاح کا ایک اچھوتا اسلوب یہ تھا کہ کسی روزمرہ بات کو ایسے ہلکے پھلکے انداز میں پیش کرتے کہ مزاح کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ مثلاً ہر شخص کے دو کان ہی تو ہوتے ہیں۔ رسول اللہؐ کا پیار سے اپنے خادم انسؓ کو یوں پکارنا کہ اے دو کانوں والے ذرا ادھر تو آنا۔ کیسا مزاح پیدا کر دیتا ہے۔

(شمائل الترمذی باب فی صفة مزاح رسول اللّٰہؐ)

اس مزاح میں یہ لطیف فلسفہ بھی تھا کہ اطاعت شعار انسؓ رسول اللہؐ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ لمبے قد کے آدمی کو ''ذوالیدین'' یعنی لمبے ہاتھوں والا کہہ کر یاد فرمایا۔

ایک دفعہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے سواری کے لئے اونٹنی کی ضرورت ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرے پاس تو اونٹ کا بچہ ہے۔ اُس شخص نے عرض کیا۔ حضورؐ میں اونٹ کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ فرمایا اونٹ بھی تو اونٹ کا بچہ ہی ہوتا ہے۔ پھر ایک اونٹ اس کے حوالے کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح:4998)

حضرت انس بن مالکؓ خادم رسولؐ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ مزاح اور بے تکلفی کی باتیں کرتے تھے۔

(دلائل النبوة للبيهقی جلد1 ص331 بيروت)

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، جب بھی ہمارا کوئی ساتھی تھک جاتا تو وہ اپنا سامان تلوار ڈھال یا نیزہ مجھے پکڑا دیتا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سا سامان جمع ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے جو یہ سب دیکھ رہے تھے فرمایا تم واقعی سفینہ (یعنی کشتی) ہو۔ جس نے سب مسافروں کا سامان سنبھال رکھا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد5ص221)

ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت ملنے آئی۔ آپؐ نے فرمایا بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہ ہوں گی وہ رونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا بی بی آپ جوان ہو کر جنت میں جاؤ گی، یعنی وہاں بڑھاپا نہیں ہوگا۔ اس پر وہ خوش ہو گئی۔ آپؐ نے اپنی بات کی تائید میں سورۃ الواقعہ کی آیت بھی تلاوت فرمائی کہ ہم نے جنت کی عورتوں کو نوعمر اور کنواریاں بنایا ہے۔

(شمائل ترمذی باب فی صفة مزاح رسول اللّٰہؐ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عام گفتگو میں بھی توجہ اور سرعت فہم کے نتیجہ میں مزاح کا نکتہ پیدا کر لیا کرتے تھے۔ ابو رمشہؓ اپنے والد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ازراہ تعارف ان کے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ حضورؐ کا زور ''یہ'' پر تھا انہوں نے اپنی سادگی میں سمجھا کہ پوچھ رہے ہیں واقعی تمہارا ہی بیٹا ہے۔ نہایت سنجیدگی سے کہنے لگے۔ رب کعبہ کی قسم یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ حضورؐ معاملہ سمجھ گئے مگر ان کے اصرار پر ازراہ تفنن فرمایا واقعی پکی بات ہے؟ وہ اس پر اور سنجیدہ ہو کر کہنے لگے حضورؐ! میں پختہ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ رسول کریمؐ یہ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور ہنستے مسکراتے رہے۔ خصوصاً ابو رمشہؓ کے باپ کی قسمیں کھانے کی وجہ سے حضورؐ بہت محظوظ ہوئے، کیونکہ بچے کی شباہت والد سے اتنی ملتی تھی کہ اس کے نسب میں کسی شبہ کا احتمال نہ ہو سکتا تھا۔

(ابوداؤد کتاب الديات باب لايوخذاحد بجريرة احد)

رسول کریمؐ بچوں سے بھی ازراہ شفقت مذاق کرتے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس رکھتے تھے۔ اپنے ایک خادم انسؓ کے ہاں گئے، ان کے چھوٹے بھائی کو اداس دیکھ کر سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ اس کی پالتو مینا مر گئی ہے۔ آپؐ اس کے گھر جاتے تو اُسے محبت سے چھیڑتے اور کنیت سے یاد فرما کر کہتے۔ اے ابوعمیر (عمیر کے ابا) تمہاری مینا کا کیا ہوا؟ اس طرح بچوں سے پیار بھرے مزاح سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت محمود بن ربیعؓ نے کم سنی میں حضورؐ کے محبت بھرے مزاح کی ایک بات عمر بھر یاد رکھی۔ وہ فرماتے تھے کہ میری عمر پانچ سال تھی حضورؐ ہمارے ڈیرے پر تشریف لائے۔ ہمارے کنوئیں سے پانی پیا اور بے تکلفی سے میرے ساتھ کھیلتے ہوئے ڈول سے پانی کی کلی میرے اوپر پھینکی۔

(بخاری کتاب العلم باب متی یصح سماع الصغير)

ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا کہ میرے والد مجھے رسول اللہؐ کے پاس لے کر آئے۔ حضورؐ کے دونوں شانوں کے درمیان گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا، کبوتری کے انڈے کے برابر تھا۔ پرانی کتابوں میں اس نشان کو مہر نبوت کا نام دیا گیا تھا، جو آنحضورؐ کی شناخت کی ایک جسمانی علامت تھی۔ میں نے قمیص میں سے وہ گوشت کا ٹکڑا دیکھا تو اُس سے کھیلنے لگ گیا۔ والد نے مجھے ڈانٹ دیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا بچہ ہے اسے کچھ نہ کہو، کھیلنے دو۔

اپنے صحابہ میں بھی حضورؐ نے حس مزاح بیدار کر دی تھی۔ صحابہ جانتے تھے کہ اگر وہ مزاح کے رنگ میں حضورؐ سے بات کریں گے تو حضور خوش ہوں گے، ناراض نہ ہونگے۔

عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمے میں تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے خیمہ کے چھوٹے سائز پر طنز کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا سارے کا سارا ہی آجاؤں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں سارے کے سارے ہی آجاؤ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح)

ایک دفعہ حضرت صہیبؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ کے سامنے کھجوریں اور روٹی پڑی تھی۔ آپؐ نے صہیبؓ کو بھی دعوت دی کہ شریک طعام ہوں۔ صہیبؓ روٹی کی بجائے کھجور زیادہ شوق سے کھانے لگے۔ رسول کریمؐ نے ان کی آنکھ میں سوزش دیکھ کر فرمایا کہ تمہاری ایک آنکھ دکھتی ہے۔ اس میں اشارہ تھا کہ کھجور کھانے میں احتیاط چاہئے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں صحت مند آنکھ والی طرف سے کھا رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ اس مزاح سے بہت محظوظ ہوئے اور اس صحابی کی حاضر جوابی پر تبسّم

فرمانے لگے۔

(مسند احمد جلد4 ص61 دارالکتاب العربی بیروت)

آنحضور ﷺ ہلکے پھلکے انداز میں مذاق کے رنگ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلا کر نصیحت فرما دیتے تھے۔ حضرت خوات بن جُبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نے رسول کریمؐ کے ساتھ مرالظہران میں پڑاؤ کیا۔ اپنے خیمہ سے نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عورتیں ایک طرف بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ میں خیمہ میں واپس آیا اور اپنی ریشمی پوشاک پہن کر ان عورتوں کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ دریں اثناء رسول اللہؐ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے۔ مجھے دیکھا تو فرمانے لگے اے ابوعبداللہؓ! تم ان عورتوں کے قریب آ کر کیوں بیٹھے ہو؟ میں نے رسولؐ اللہ کے رعب سے ڈر کر جلدی میں یہ عذر گھڑ لیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! میرا اونٹ آوارہ سا ہے، اسے باندھنے کو رسی ڈھونڈتا ہوں۔ رسول کریمؐ نے اپنی چادر اوپر لی اور درختوں کے جھنڈ میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ وضو فرما کر واپس آئے تو مجھے چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے۔ ابوعبداللہؓ! تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟ خوّات دل ہی دل میں سخت نادم تھے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے وہاں سے کوچ کیا رسول کریمؐ ہر پڑاؤ پر مجھے دیکھتے ہی فرماتے۔ ’’السلام علیکم۔ اے ابوعبداللہؓ تمہارے اونٹ کی آوارگی کا کیا حال ہے؟‘‘ خیر خدا خدا کر کے مدینہ پہنچے۔ اب میں رسول کریمؐ سے آنکھیں بچانے لگا اور رسولؐ اللہ کی مجالس سے بھی کنی کترا جاتا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو ایک روز میں نے مسجد میں تنہائی کا ایک وقت تلاش کر لیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں رسول کریمؐ اپنے گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور آ کر نماز پڑھنے لگے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز مختصر سی پڑھی اور انتظار میں بیٹھ رہے۔ میں نے نماز لمبی کر دی کہ شاید حضورؐ گھر تشریف لے جائیں۔ آپؐ نے یہ بھانپ کر فرمایا۔ اے ابوعبداللہ! نماز جتنی مرضی لمبی کر لو۔ میں بھی آج تمہارے سلام پھیرنے سے پہلے نہیں اٹھوں گا۔ میں نے دل میں سوچا کہ خدا کی قسم! اب تو مجھے رسول اللہؐ سے معذرت کر کے بہرحال آپؐ کو راضی کرنا ہوگا۔ جونہی میں نے سلام پھیرا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ السلام علیکم اے ابوعبداللہ تمہارے اونٹ کی آوارگی اب کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرا اونٹ کبھی نہیں بھاگا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ یہ دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے میرے ساتھ کبھی یہ مذاق نہیں فرمایا۔

(معجم الکبیر للطبرانی جلد4 ص243)

رسولؐ اللہ کی خوش مزاجی کے بارہ میں ایک دلچسپ روایت جریر بن عبداللہ البجلی کی ہے۔ جو بجیلہ قبیلہ کا وفد لے کر آخری زمانہ 10ھ میں مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قبول اسلام کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسولؐ اللہ نے مجھے دیکھا ہو اور مسکرائے نہ ہوں۔ انہوں نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ رسولؐ اللہ نے ان کے سینے میں ہاتھ مارا اور دعا کی۔ جس کے بعد جریر کبھی گھوڑے سے نہیں گرے۔

(بخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحك)

جریرؓ کو دیکھ کر ہمیشہ مسکرانے کی روایت سے طبعاً سوال پیدا ہوتا تھا کہ حضرت جریرؓ کے ساتھ اس امتیازی سلوک کا کیا سبب ہوگا؟ ہیثمی کی ایک تفصیلی روایت نے یہ مسئلہ حل کر دیا۔ براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے (ایک روز) رسول کریمؐ کو فرماتے سنا کہ ’’تمہارے پاس اس رستہ سے یمن کا ایک بہترین شخص آئے گا اس کے چہرہ پر سرداری کے آثار ہیں‘‘۔ اس شخص نے آ کر رسولؐ اللہ کو سلام کیا اور ہجرت پر آپؐ کی بیعت کی۔ آپؐ نے اس سے تعارف پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ جریر بن عبداللہ البجلی ہیں۔ رسولؐ اللہ نے (ان کی درخواست دعا پر جیسا کہ بخاری میں ہے) ان کے لئے دعا کرتے ہوئے برکت کے لئے ان پر ہاتھ پھیرنا چاہا اور ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ پھر سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔ جریرؓ اجنبی تھے۔ وہ صورتحال سمجھ نہ پائے اور وہ شرم کے مارے سمٹ کر کبڑے ہو گئے۔ (مجمع الزوائد جلد9 ص372)

بیہقی کی روایت میں خود جریرؓ اپنی آمد کا قصّہ بیان کر کے کہتے تھے کہ اس کے بعد جب بھی رسولؐ اللہ کی نظر مجھ پر پڑتی آپؐ مسکرا پڑتے تھے۔ جریر یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے مجھے اپنی چادر بچھا کر اس پر بٹھایا تھا اور صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کیا کرو۔ (دلائل النبوة للبیهقی جلد5 ص347)

آخر میں ایک ایسے دلچسپ مزاح کا ذکر جسے رسول اللہؐ کی مجلس میں ایک سال تک سنا کر صحابہ محظوظ ہوتے رہے۔ حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ رسول اللہؐ کی وفات سے ایک سال قبل تجارت کے لئے بصریٰ گئے۔ آپؐ کے ساتھ نُعیمانؓ اور سُویبطؓ بھی تھے۔ ان دونوں کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ نعیمانؓ کی ڈیوٹی کھانے وغیرہ پر مقرر تھی۔ سویبطؓ بہت مزاحیہ طبیعت کے (ذہین) انسان تھے۔ دوران سفر انہوں نے نعیمانؓ سے کھانا طلب کیا تو وہ کہنے لگے کہ حضرت ابوبکر کام سے واپس آ جائیں تو پھر دوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ سویبطؓ ان کو کہنے لگے کہ تم مجھ سے ایک غلام خریدو گے۔ انہوں نے کہا ضرور خریدیں گے۔ یہ کہنے لگے بس ایک خامی اس غلام میں ہے کہ وہ تمہیں یہی کہے گا کہ میں آزاد ہوں۔ غلام نہیں ہوں۔ اگر تم نے اس کی یہ بات سن کر مجھے واپس کر دینا ہو تو پھر میں اسے نہیں بیچتا۔ تم میرا غلام خراب کر کے مجھے نہ لوٹانا۔ انہوں نے ہر طرح سے تسلّی دلائی کہ وہ ضرور یہ غلام خریدیں گے اور دس اونٹوں کے عوض انہوں نے نعیمانؓ کا سودا کر دیا۔ جب قافلہ کے لوگ نُعیمانؓ کو لینے آئے اور اس کے گلے میں پٹکا ڈالا کہ چلو ہمارے ساتھ تو وہ کہنے لگے۔ یہ تم سے مذاق کر رہا ہے میں تو آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔

قافلہ والوں نے کہا یہ تو ہمیں پہلے سے پتہ تھا کہ تم یہ کہو گے چنانچہ وہ اسے پکڑ کر لے گئے۔ (اب سُویبطؓ نے آرام سے کھانا وغیرہ کھا لیا)۔ حضرت ابوبکرؓ کام سے واپس تشریف لائے تو ان کو اس قصہ کا پتہ چلا، وہ اس قافلہ کے پیچھے گئے اور انہیں دس اونٹ واپس کر کے نعیمانؓ کو چھڑا کر لے آئے۔

سفر سے واپس نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کو یہ قصہ سنایا تو حضورؐ بہت محظوظ ہوئے اور آپؐ کے صحابہ ایک سال تک یہ واقعہ یاد کر کے ہنستے رہے۔

(ابن ماجه کتاب الادب باب المزاح)

تفریح کے مواقع

معمول کی زندگی میں تفریح کا اہم کردار ہے۔ اس کے گہرے اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں اور انسان تازہ دم ہو کر پھر مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ نبی کریمؐ کی باقاعدہ زندگی میں تفریح کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ رسول کریمؐ کا معمول تھا کہ ہر ہفتہ پیدل مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ گاہے بگاہے اپنے صحابہ کے ساتھ پکنک منانے کا بھی شغل رہتا تھا۔

حضرت ابوطلحہؓ کا ایک باغ بیرحاء نامی (مسجد نبوی کے سامنے تھا) حضورؐ وہاں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے۔ تازہ کھجوریں نوش فرماتے۔ اس کے چشمہ کا ٹھنڈا پانی پیتے اور کچھ وقت وہاں گزار کر خوش ہوتے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة آل عمران باب لن تنالو البرحتیٰ تنفقوا)

عید وغیرہ کے موقع پر بھی تفریح کے مواقع پیدا کئے جاتے۔ گھر میں بچیاں نغمے وغیرہ گاتی اور خوشی مناتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عید کے موقع پر رسول اللہؐ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ دو لڑکیاں جنگ بعاث کے نغمے گا رہی ہیں۔ آپؐ بستر پر لیٹ گئے اور رخ دوسری طرف کر لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آ کر مجھے ڈانٹا اور کہا رسول اللہؐ کے گھر میں یہ شیطان کا باجا؟ رسول اللہؐ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو خوشی کر لینے دو۔ ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے۔ اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔

(بخاری کتاب العیدین باب سنة العیدین لاهل الاسلام)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کے موقع پر اہل حبشہ نے مسجد نبوی میں کرتب دکھائے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہو گی؟ چنانچہ میں آپؐ کے پیچھے کھڑی ہو کر دیر تک ان کے کرتب دیکھتی رہی۔

(بخاری کتاب الصلوة باب اصحاب الحراب فی المسجد:454)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریمؐ کے مدینہ میں ابتدائی زمانے کے ایک سفر کا ذکر ہے، میں لڑکی سی تھی، ابھی موٹاپا نہیں آیا تھا۔ نبی کریمؐ نے قافلہ کے لوگوں سے فرمایا تم آگے چلے جاؤ۔ پھر مجھے فرمانے لگے آؤ میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کر لو۔ میں نے آپؐ سے دوڑ لگائی تو آگے نکل گئی۔ حضورؐ خاموش رہے (معلوم ہوتا ہے آنحضورؐ نے حضرت عائشہؓ کی خوشی کی خاطر انہیں آگے نکلنے دیا تبھی کوئی تبصرہ نہیں فرمایا اور خاموشی اختیار کی)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعد میں جب میرا جسم کچھ فربہ ہو گیا اور وزن بڑھ گیا ہم ایک اور سفر کے لئے نکلے۔ رسول اللہؐ نے پھر قافلہ سے فرمایا کہ آپ لوگ آگے نکل جائیں۔ پھر مجھے فرمایا آؤ آج پھر دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہم نے دوڑ لگائی اس دفعہ رسول کریمؐ آگے نکل گئے۔ آپؐ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے لو پہلی دفعہ تمہارے جیتنے کا بدلہ آج اُتر گیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد6 ص264 مطبوعه بیروت)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کی شادی ایک انصاری شخص سے ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہارے پاس کوئی رونق وغیرہ کا سامان نہیں ہے۔ انصار کو (ایسے موقع پر) رونق پسند ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب النسوة اللتی یهد ین المرأة)

ایک دفعہ ایک عورت نبی کریمؐ کے پاس آئی۔ حضورؐ نے فرمایا عائشہ تمہیں پتہ ہے، یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ نے فرمایا۔ یہ فلاں قبیلے کی مغنّیہ ہے۔ کیا تم اس سے کوئی گانا سننا چاہتی ہو؟ عائشہؓ نے عرض کیا، کیوں نہیں، پھر حضرت عائشہؓ نے اس کو ایک طشتری دی، جسے بجا کر اس نے گانا گایا۔ جب وہ گا چکی تو نبی کریمؐ نے اس پر تبصرہ فرمایا۔ اس کے نتھنوں میں شیطان پھونکتا ہے۔

(مسند احمد جلد 3 ص449 بیروت)

اس طرح آپؐ نے اس کے فن کی داد بھی دے دی اور گانے بجانے سے اپنی طبعی بے رغبتی کا اظہار بھی فرما دیا۔

الغرض رسول کریمؐ کو غیر معمولی لطیف حِس مزاح عطا ہوئی تھی۔ اور اس سچے اور پاکیزہ مزاح سے آپؐ نے اپنی، اپنے اہل خانہ اور صحابہ کی مشکل زندگی کو بھی پُر لطف بنا دیا تھا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و آل محمد۔

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

عالمی سطح پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ایک اور عظیم الشان کامیابی

Higgs Particle کی حقیت ثابت ہوجانے پر اب مشترکہ قوت کی تلاش ممکن ہوجائے گی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی سپوت اور شہرۂ آفاق سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اَن گنت کامیابیاں اوراعزازات اپنے نقطہ عروج نوبیل انعام (1979ء) کے بعد بھی اوجِ کمال کی جانب رواں دواں ہیں یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ نوبیل انعام یافتگان میں بھی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنی ذہانت اور لیاقت اور صلاحیت اوراپنے قائم کردہ بین الاقوامی اداروں کی تمکنت وشہرت کے لحاظ سے نمایاں اور بلند تر نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وطن عزیز کے ایک قابل ماہر طبیعات اور پنجاب یونیورسٹی کے کامیاب وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتے ہیں۔

’’پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ان کا مقام نوبیل انعام یافتگان میں بھی بلند ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں انہیں مشرق اور مغرب کی تاریخ پر عبور حاصل تھا وہ ادارہ ساز تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔‘‘

(ازانٹرویو مطبوعہ جنگ سنڈے میگزین مورخہ 10 فروری 2008ء ص13 کالم نمبر15)

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنی وفات سے بہت سال پہلے نوبیل انعام کے لئے بے پناہ ریسرچ اور محنت کرنے کے ساتھ ساتھ کائنات کے ایک اور اہم اور پیچیدہ سائنسی راز Higgs Boson جسے (God Particle) بھی کہتے ہیں پر بھی اتھاہ غور وفکر اور تحقیق میں مصروف رہے۔ اس سلسلہ میں قابل صحافی جناب افتخار مرشد انگریزی اخبار ’’دی نیوز‘‘ مورخہ 3/اپریل 2011ء میں اپنے مضمون (’’اسلامی دنیا کے نوبیل انعام یافتگان) Nobel Laureates of Islamic World میں تحریر کرتے ہیں۔

’’ڈاکٹر عبدالسلام نے 1997ء کا طبیعات کا نوبیل پرائز Sheldon lee Glashow اور Steven Weinburg کے اشتراک سے جیتا۔ جو انہیں کائنات کو یکجا کرنے والی کمزور اور ایٹموں میں موجود برقی اور مقناطیسی قوتوں کے سلسلہ میں ان کے تحقیقی کام پر دیا گیا ہے۔ سائنسدانوں کا پختہ خیال ہے کہ کائنات کی دو بنیادی قوتوں کو ایک ثابت کرنے کے سلسلہ میں ڈاکٹر سلام کی کامیابی طبیعات کی وسعت وترقی کے لئے زبردست مہمیز ثابت ہوئی ہے اور یہ کامیابی بیسویں صدی میں نوبیل پرائز جیتنے والے بہت سے سائنسدانوں کے کارناموں سے زیادہ گہرائی اور گیرائی کی حامل ہے۔‘‘ Higgs Particle‘‘ کے متعلق ان کی پیش خبری غالبًا جدید طبیعات کی سب سے پہلی ترجیح ہے اوراس کی دریافت کائنات کے ابتدائی مراحل کو سمجھنے میں بنیادی حیثیت کی حامل ہوگی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کا جدید سائنس پر جو قرض ہے اس کا اعتراف Stephen Hawkins نے بھی اپنی کتاب ’’A brief histroy of time‘‘ میں کیا ہے۔‘‘ (’’دی نیوز‘‘ مورخہ 3-4-2012)

Higgs Boson (Particle) کا مختصر تعارف

خاکسار اپنی ناقص معلومات کے مطابق کچھ سائنسی امور آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق شروع میں کائنات آگ کے ایک بند نقطے کی طرح تھی (Singularity) بہت زمانے گزرے ایک زبردست دھماکے Big Bang کے نتیجہ میں مادہ وجود میں آیا اور برطانوی سائنسدان Higgs (جن کی عمر اس وقت 83 سال ہے) کے پیش کردہ نظریہ کے مطابق اس وقت بنیادی ایٹمی ذرات ظہور میں آئے جنہیں سائنسدان Higgs کے نام کی نسبت سے Higgs Boson کا نام دیا گیا۔ ان بنیادی ایٹمی ذرات نے مادے میں کمیت (Mass) پیدا کی اور خود یہ ایٹمی ذرات فوری طور پر تحلیل ہوگئے۔ ابتدائی طور پر مادے میں کمیت پیدا ہونے کے نتیجہ میں کائنات کی چار معروف قوتیں نمودار ہوئیں یعنی کششِ ثقل۔ برقی مقناطیسیت۔ خفیف نیوکلیئر قوت اور شدید نیوکلیئر قوت۔

(1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام اوران کے دو امریکی ساتھیوں گلیشاؤ اور وائن برگ کو برقی مقناطیسیت اور خفیف نیوکلیئر قوتوں کو دراصل ایک ہی قوت ثابت کرنے پر نوبیل انعام دیا گیا)

جیسا کہ قارئین کرام پڑھ چکے ہیں Higgs Boson (بنیادی ایٹمی ذرات) ابتداء میں پیدا ہونے والے مادہ میں کمیت پیدا کر کے فوری طور پر تحلیل ہوگئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی تحقیق اور کاوش کے نتیجہ میں اس نظریئے کی تائید کی اوراس بات کی پیشگوئی کی کہ کائنات کی بنیادی قوتوں کا باعث بننے والی یہ ناپید کڑی Higgs Particle کسی دن تجربے سے ثابت ہو جائے گی اور اب حال ہی میں یہ نظریہ جنیوا کی مشہور سرن لیبارٹری میں ثابت ہو گیا ہے۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام اور ان کے ساتھی سائنسدانوں کی عظیم الشان کامیابی ہے۔

اخبارات کے مضامین اور خطوط

اب ہم قارئین کرام کی خدمت میں پاکستان اور امریکہ کے کچھ ممتاز انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے ایسے مضامین اور خطوط کا تلخیص وترجمہ پیش کرتے ہیں جن میں اس عظیم سائنسی دریافت (Higgs Boson Particle) کا ثبوت اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اس سلسلہ میں پیش خبری اور کامیابی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

1۔ انگریزی اخبار Dawn مورخہ 12 جولائی 2012ء ص6 پر خطوط کے کالم میں امریکہ سے محمد عامر ریسرچ ایسوسی ایٹ آئن سٹائن کالج آف میڈیسن Yeshiva کا خط شائع ہوا ہے۔ اس کا قدرے اختصار کے ساتھ ترجمہ ملاحظ فرمائیں۔

Higgs Boson اور پاکستانی سائنسدان

’’حال ہی میں سرن لیبارٹری (جنیوا۔ سوئٹزرلینڈ، مترجم) میں سائنسدانوں نے Higgs Boson جسے عام زبان میں God Particle کہتے ہیں۔ دریافت کر لیا ہے۔ اسے ذراتی طبیعات میں سٹینڈرڈ ماڈل کی آخری گمشدہ کڑی قرار دیا جاتا ہے۔ اس ماڈل کو ڈاکٹر عبدالسلام نے دوسرے سائنسدانوں کے اشتراک سے پایہ تکمیل تک پہنچایا تھا اوراس کے نتیجہ میں نوبیل پرائز حاصل کیا تھا۔ Higgs Boson کی اس دریافت نے جس کی ڈاکٹر سلام نے پیشگوئی کی تھی، بنیادی طور پر اس نظریے کو قانون کی حیثیت دے دی ہے۔ اس بات پر حیرت اور افسوس ہوتا ہے کہ اس ولولہ انگیز دریافت کے سلسلہ میں ایک پاکستانی (ڈاکٹر عبدالسلام) کا جو عظیم کردار ہے اس کے بارہ میں پاکستانی ذرائع ابلاغ میں کوئی خبر نہیں آئی۔

یہ ایسا موقع ہے کہ ہمیں اس خبر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی گم گشتہ راہ اور پریشان حال قوم کے لئے فخر کا کچھ سامان کرنا چاہئے اور دنیا میں اپنا تاثر بہتر بنانا چاہئے۔

(ڈان مورخہ 12-7-2012 ص6)

2۔ امریکہ سے ایک اور خط ’’ڈان‘‘ مورخہ 14 جولائی 2012ء ص6 کے ایڈیٹر کے نام خطوط کے کالم میں شائع ہوا ہے اس کے ایک حصے کا ترجمہ پڑھیئے۔

Higgs Boson کی دریافت

’’حال ہی میں سرن لیبارٹری (جنیوا) میں Higgs Boson کی دریافت سے ڈاکٹر سلام کی قدرتی اور سائنسی سچائیوں سے متعلق فراست و بصیرت کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کسی بھی اور ملک میں دھرتی کے ایسے سپوت کی یاد، جو غیر معمولی بصیرت اور صلاحیت والا شہرہ آفاق سائنسدان بن گیا ہو، بے حد مسرتوں کا باعث ہوتی۔ لیکن پاکستان میں ایسا نہیں ہے......‘‘

(ڈان مورخہ 14-7-2012 ص6)

3۔ انگریزی اخبار The Express Tribune مورخہ 14 جولائی 2012ء میں مسعود خان کے قلم سے شائع ہونے والی تحریر کا آزاد ترجمہ:

Higgs Boson نظریہ سازی میں پیش پیش

’’آج پاکستان میں کتنے لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ پاکستانی ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالسلام تھے جو 1960ء اور 1970ء کی دہائیوں میں Higgs Boson کی نظریہ سازی میں پیش پیش رہے۔ جس ذرے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ نظریاتی طبیعات میں سٹینڈرڈ ماڈل کی آخری کڑی ہے۔ سٹینڈرڈ ماڈل ایک نظریاتی ماڈل ہے جو ان بنیادی ذرات اور قوتوں کی وضاحت پیش کرتا ہے جو ہماری کائنات کو کنٹرول کرتی ہے۔

دائمی اہمیت کے حامل متعدد منصوبے

ڈاکٹر سلام جو پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ ہیں، نے اپنے وطنِ عزیز میں متعدد منصوبے شروع کئے جو سالہا سال سے بے حد سود مند ثابت ہو رہے ہیں۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (PINSTECH) اور سپارکو ان کی میراث کا حصہ ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر کامیابیاں

انہوں نے ٹریسٹے (اٹلی میں) میں بین الاقوامی

مرکز برائے نظریاتی طبیعات کی بنیاد رکھی جسے 1997ء میں ان کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔ Higgs Boson ذرے کے متعلق بہت سا کام اسی مرکز میں انجام پایا۔

سرن (جنیوا) جہاں بالآخر Higgs Boson ذرہ دریافت کرلیا گیا، میں ایک سٹرک کو ڈاکٹر سلام کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس سے سائنسی برادری میں ان کے لئے اکرام کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ دکھ کی بات ہے کہ ہم اپنے اصل ہیروز کو فراموش کر چکے ہیں......

امریکی صدر Calvin Coolidge نے ایک موقع پر کہا تھا۔

''وہ قوم جو ہیروز کو فراموش کر دیتی ہے وہ خود بھی جلد ہی نسیاً منسیاً ہو جائے گی۔

(ایکسپریس ٹریبیون، مورخہ 14 جولائی 2012ء)

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز کا ایک اہم مضمون

1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ نوبیل پرائز میں شراکت کرنے والے دو امریکی سائنسدانوں میں سے ایک Steven Weinberg تھے جو آجکل یونیورسٹی آف ٹیکساس کے شعبہ طبیعات اور ہیئت میں بطور پروفیسر تعینات ہیں۔ پروفیسر سٹیون وین برگ کا ایک نوٹ مشہور امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز کی 14 جولائی 2012ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ عنوان ہے۔

''Why The Higgs Boson Matters'' (Higgs Boson کو کیوں اہمیت حاصل ہے) اس نوٹ کا ابتدائی جملہ ہے۔ (ترجمہ)

''4 جولائی کا اعلان کہ Higgs Boson جنیوا کی سرن لیبارٹری میں دریافت کرلیا گیا ہے دنیا بھر کی خبر بن گیا۔''

پروفیسر وائن برگ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

''1967-68ء میں مرحوم ڈاکٹر عبدالسلام اور میں نے اپنے اپنے طور پر حساب کے استعمال سے ایک خصوصی نظریہ تشکیل دیا یعنی کمزور جوہری قوت اور برقی مقناطیسیت کی یکتائیت کا جدید نظریہ جو Standard Model کا حصہ بن گیا۔''

آگے چل کر لکھا ہے۔

''سوائے اس کی کمیت کے Higgs Boson کے تمام خواص 1967-68 کے الیکٹرو ویک (برقی مقناطیسیت اور کمزور جوہری قوت) نظریے میں بطور پیش خبری بیان کر دیئے گئے تھے۔''

Higgs Boson کی دریافت کی اہمیت ڈاکٹر وائن برگ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے۔

''میں Higgs Boson کے دریافت ہونے کا 1967ء سے انتظار کر رہا ہوں اور اب اس کے دریافت ہو جانے کے متعلق شک میں پڑنا میرے لے بہت مشکل ہے۔''

(از نوٹ مطبوعہ ''نیو یارک ٹائمز''۔ امریکہ مورخہ 14 جولائی 2012ء)

قارئین کرام! آپ Higgs Boson کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ سائنسی ماہرین کے مطابق Standard Model Theory جو کہ یہ واضح کرتی ہے کہ ذرات، بنیادی قوتیں اور ان کا باہمی عمل کیا ہے Higgs Particle کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔

قدرت نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تادم آخر جاری رہنے والی تحقیقی کاوشوں اور کائنات کی حقیقتوں اور سچائیوں کے متعلق مسلسل سوچ بچار اور کھوج کی اعلیٰ سائنسی لیبارٹریوں میں تحقیق اور تصدیق کے نتیجہ میں بعد از وفات بھی کامیابی اور عالمی سطح پر توقیر و تحسین سے نوازا ہے۔

ہمارے ڈوبنے کے بعد ابھریں گے نئے تارے
جبیں دہر پر چھٹکے گی افشاں ہم نہیں ہوں گے

کرینک شافٹ

(Crank Shaft)

ایک ایسی ایجاد ہے جو محوری گردش کو ایک سیدھی حرکت میں تبدیل کرتی ہے اور اس کی وجہ سے ترقی یافتہ دنیا کی مشینری میں انقلاب برپا ہوا۔ یہ حیرت انگریز ایجاد ایک انتہائی ذہین اور قابل مسلمان انجینئر الجزری کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ اس کی کتاب Book of Ingenious Mechanical Devices (1206) بتاتی ہے کہ اس نے والو Valves اور Pistons مکینیکل گھڑیاں جو پانی اور وزن سے چلتی تھیں اور وہ انسانی شکل میں نظر آنے والی مشین روبوٹ کا بھی موجد تھا اور اسی نے Combination Lock بھی ایجاد کیا۔

Quiliting

کپڑے کے دو ٹکڑوں کے درمیان روئی یا کوئی اور چیز بھر کر سینا۔ غالباً ہندوستان اور چائنہ سے آیا۔ لیکن یہ عمل یورپ میں صلیبی جنگوں کے دوران مسلمانوں کے ذریعہ روشناس ہوا اور اس سے انگلستان اور ہالینڈ کے سرد ممالک میں گھریلو صنعت کاری رواج پائی۔

ر۔ روبینہ

میری پیاری والدہ محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ

آج میں اپنی امی جان کے بارے میں کچھ لکھنا چاہتی ہوں۔ ماں جیسی ہستی جس کا نعم البدل اس دنیا میں نہیں ہے۔ میری امی جان نعیمہ بشریٰ صاحبہ، مولانا محمد اسمٰعیل دیالگڑھی صاحب اور محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ کی بڑی صاحبزادی اور ملک سلطان علی ریحان صاحب کی اہلیہ تھیں۔

میٹرک کرنے کے بعد چھوٹی عمر میں آپ کی شادی ہوگئی۔ آپ کی شادی ایک چھوٹے سے پسماندہ گاؤں احمدے والا ضلع سرگودھا میں ہوئی جہاں نہ بجلی تھی اور نہ کسی قسم کے آسائش کے سامان۔ شادی سے پہلے ہمارے نانا ابا فیصل آباد شہر میں رہتے تھے وہاں سے ایک دم پسماندہ گاؤں میں آکر کوئی شکوہ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو اس ماحول میں مدغم کرلیا۔

ہمارے ددھیال کی عورتیں ان پڑھ تھیں حتیٰ کہ قرآن پاک اور نماز بھی نہ جانتی تھیں۔ میری امی جان نے ان کو نماز سکھائی اور قرآن مجید پڑھایا۔ گاؤں کے اکثر بچوں کو آپ نے قرآن پڑھایا۔ گاؤں کے 17 سالہ دور میں آپ کو کئی قسم کے مسائل کا سامنا رہا مگر آپ نے خندہ پیشانی سے ان سب مسائل کا سامنا کیا اور سب برداشت کیا۔ ایک دفعہ آپ کے ہاتھ کا انگوٹھا سلائی مشین کی سوئی کے آر پار ہونے کی وجہ سے زخمی ہوا وہ تکلیف آپ نے کمال ہمت سے برداشت کی۔

گاؤں کی عورتوں کو آپ نے پڑھائی کے علاوہ سویٹر وغیرہ بننا اور سلائی کرنا سکھایا آپ نِٹنگ بہت عمدہ کرتی تھیں۔ رات کو لالٹین کی روشنی میں آپ سویٹر وغیرہ بنتی رہتی تھیں۔

بچوں کی تربیت کی کافی فکر تھی اور کوشش بھی بہت کرتی تھیں۔ مصباح ہمارے گھر گاؤں میں آتا تھا اور درثمین کی چھوٹی چھوٹی نظمیں آپ نے بچپن میں یاد کروائیں۔ آپ کو خدمت دین کا بہت شوق تھا جب ہم ربوہ آگئے تو ہر اجلاس میں شامل ہوتیں۔ جب نصیر آباد میں ہمارا ذاتی مکان بنا تو اس وقت محلّہ کی صدارت آپ کے سپرد ہوئی۔ پھر تا وفات آپ صدر رہیں۔ محلے کے اجلاسات اور اجتماعات سب ہمارے گھر میں ہوتے تھے۔ جب MTA قائم نہیں ہوا تھا تو جلسہ سنوانے کے لئے وی سی آر اور ٹی وی ہمارے گھر ہوتا دو تین محلوں کی عورتیں ہمارے گھر میں جمع ہوتیں اور جلسہ سنتیں۔

گاؤں میں قیام کے دوران آپ نے ہماری تربیت کا بہت خیال رکھا چھوٹی چھوٹی نظمیں ترنم سے پڑھتیں، نمازوں کی پابندی کرواتیں۔ ہر سال باقاعدگی سے جلسہ میں شامل ہوتیں۔ اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ہم سب بہن بھائی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ ہمارے ایک بھائی مکرم محمد احمد نعیم صاحب لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے بھائی مکرم نجیب احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین ہیں۔

آپ بہت بہادر تھیں۔ جب نصیر آباد میں ہم نے اپنا مکان بنوایا تو اس وقت وہ جگہ بہت ویران تھی۔ اکثر چوری کی وارداتیں ہوتیں۔ مگر آپ ساری رات دعائیں مانگتیں اور اللہ کے فضل اور ان دعاؤں کی بدولت ہم اس ویرانے میں ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے۔ آپ کو اپنے والدین سے بہت محبت تھی ربوہ آنے کے بعد تقریباً روزانہ ان سے ملنے جاتیں۔ خلافت سے عشق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہجرت کر جانے کے بعد بہت بے چین تھیں۔ اکثر اجلاسات میں ذکر کرتیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتیں اور خود بھی دعاؤں میں مصروف رہتیں۔

آپ کو جگر کا کینسر تھا اور پتے میں پتھریاں تھیں۔ ان شدید تکالیف کو آپ نے انتہائی صبر سے برداشت کیا آپ کو قادیان جانے کی بہت خواہش تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش وفات سے پہلے 1993ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پوری کر دی۔ بیماری کی حالت میں قادیان گئیں۔ وہاں سے واپسی پر زیادہ بیمار ہوگئیں۔ فضل عمر ہسپتال میں آپ کا علاج جاری تھا۔ انہوں نے آپ کو میو ہسپتال لاہور ریفر کر دیا وہاں پر انڈوسکوپی کے دوران آپ کا پِتہ پھٹ گیا زہر تمام جسم میں پھیل جانے کی وجہ سے مورخہ 26 فروری 1994ء کو آپ کی وفات ہوگئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت آپ کی عمر 49 برس تھی۔ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ (آمین) ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا ساؤتھ امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ہارون احمد خان صاحب مقیم لندن کو مورخہ 3 نومبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام شافعہ احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری بشارت احمد کاہلوں صاحب کی نواسی اور محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب سابق صدر جماعت خوشاب کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی، خدمت دین کرنے والی، لمبی بابرکت عمر والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز اللہ تعالیٰ اسے وقف زندگی کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی اس طرح توفیق دے کہ خداتعالیٰ کے پیار کی نگاہیں اس پر پڑی ہوں۔ آمین

تقریب شادی

مکرم ناصر الدین خالد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19/اکتوبر 2012ء کو ہمارے پیارے بیٹے مکرم صلاح الدین فاتح صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ کاشفہ عزیز صاحبہ بنت مکرم عزیز اللہ صاحب سرانجام پائی۔ مورخہ 20/اکتوبر 2012ء کو ان کی دعوت ولیمہ کے روز ہماری پیاری بیٹی مکرمہ بارعہ ناصر صاحبہ کی تقریب رخصتی ہمراہ مکرم عدیل محمود صاحب ابن مکرم محمد احمد تنویر صاحب کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ مکرم صلاح الدین فاتح صاحب اور مکرمہ بارعہ ناصر صاحبہ مکرم لعل دین صدیقی صاحب کے پوتا اور پوتی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کو اور ان کی آئندہ نسلوں کو دین و دنیا میں کامیاب وکامران فرمائے اور خادم سلسلہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا فرید احمد صاحب کو مورخہ 7 نومبر 2012ء کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ جس کا نام ولید احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم خادم حسین خان صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم رانا حنیف احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے نیز نیک، خادم دین، والدین اور خاندان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ وقاص نعیم باجوہ صاحب میلبورن آسٹریلیا اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب کے پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرماوے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور ہماری والدہ کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین

مکرم کرامت اللہ صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ ICU میں داخل ہیں۔ بہت کمزوری کی حالت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب مربی سلسلہ کینیا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم صغیر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری وصایا ضلع کراچی مورخہ 12 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 14 نومبر 2012ء کو 11 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں ادا کی جائے گی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم والد صاحب کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہوجاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جاسکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کرلیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچاسکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کرلیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جاسکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کرکے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

بقیہ از صفحہ 1 مکرم منظور احمد صاحب

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ قبرستان عام میں امانتاً تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مکرم منظور احمد صاحب کے خاندان میں سے آپ کے والد محترم نواب دین صاحب کی پڑدادی حضرت چراغ بی بی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد حضرت چراغ بی بی صاحبہ کے بیٹے حضرت چوہدری احمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مکرم منظور احمد صاحب 1978ء میں کوئٹہ شہر میں پیدا ہوئے۔ 1995ء میں کوئٹہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں ہارڈ ویئر اینڈ پینٹ کی دکان شروع کی اور تاوقت شہادت اسی کاروبار سے منسلک تھے۔

مرحوم کی شادی 25 مئی 2001ء میں آپ کی چچا زاد محترمہ شبانہ منظور صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب آف کوئٹہ سے ہوئی جن سے آپ کی 2 بیٹیاں نعمانہ منظور بعمر 11 سال پنجم کلاس کی طالبہ عائزہ بعمر 8 سال دوم کلاس کی طالبہ اور ایک بیٹا توحید احمد بعمر 6 سال کلاس ون کا طالب علم ہے۔ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحوم کے دیگر لواحقین میں والد محترم کے علاوہ ایک بھائی مکرم مقصود احمد صاحب آف کوئٹہ اور 2 بہنیں محترمہ کوثر نواب صاحبہ زوجہ مکرم سلیم احمد صاحب کوئٹہ اور محترمہ فرزانہ نواب صاحبہ زوجہ مکرم الیاس احمد صاحبہ کوئٹہ ہیں۔

شہید مرحوم بڑے فعال جماعتی رکن تھے۔ آپ نے ناظم خدمت خلق ضلع کوئٹہ کے طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ شہادت کے وقت تک مرحوم نائب قائد خدام الاحمدیہ مجلس سریاب اور جماعتی عاملہ میں سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری تحریک جدید حلقہ سریاب کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم بہت عمدہ صفات اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ جماعتی مہمانوں کا ادب و احترام اور باہتمام مہمان نوازی آپ کی نمایاں خصوصیت تھی۔ مرحوم نظام جماعت اور خلافت کے فدائی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہر ایک کے کام آنے والے تھے۔ خوش مزاج، ملنسار اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم مالی قربانی میں پیش پیش رہے۔ اپنے عزیز و اقرباء اور بیوی، بچوں کے ساتھ بہت پیار محبت کا تعلق تھا۔ غرباء اور مستحقین کے بہت ہمدرد تھے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 14۔نومبر

طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت ہے
شعبہ دواسازی میں چند میٹرک پاس ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ: 6211538

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

Experienced Lady Teacher Available
for IELTS Preparation in Lahore
New Session Starts 15th Nov 2012
Contact:0333-4483822
Only Limited Seats Are Available

FR-10